ایک طویل عرصہ سے راقم الحروف کا بھی یہ دستور ہو گیا ہے کہ جب کبھی کسی دنیوی حاجت کے لیے رب کی طرف رُخ کرنا پڑتا ہے تو اس کے آخر میں رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ضرور پڑھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے تنہا دنیا یا اکیلی آخرت کی سلامتی اور عافیت کافی نہیں، دونوں جہاں چاہتا ہوں کہ رب ان میں خیر رکھے۔ آمین!

مولانا عبد الرحمٰن عاجز

انساں تو وہ کہلاتا ہے انساں نہیں ہوتا

جو دلِ غمِ دنیا سے گریزاں نہیں ہوتا
اللہ کی اُلفت کے وہ شایاں نہیں ہوتا

یہ راہِ محبت ہے رہِ وادیٔ پُرخار
اس راہ میں چلنا کوئی آساں نہیں ہوتا

کس منہ سے وہ آسائشِ عقبیٰ کا ہے طالب
دنیا میں جو اس کے لیے کوشاں نہیں ہوتا

خوشنودیٔ خالق کے لیے جس کا عمل ہو
مخلوق سے وہ اجر کا خواہاں نہیں ہوتا

جھک جاتا ہے انساں وہی انسان کے آگے
توحیدِ خدا کا جسے عرفاں نہیں ہوتا

اللہ کی رحمت پہ نظر رہتی ہے جس کی
انساں سے وہ طالبِ احساں نہیں ہوتا

تہذیبِ فرنگی سے جو رکھتا ہے محبت
سچ یہ ہے کہ وہ سچا مسلماں نہیں ہوتا

انساں کسی انساں کے جو دکھ میں نہیں شامل
انساں تو وہ کہلاتا ہے انساں نہیں ہوتا

بے سُود ہے اقرار گناہوں کا زباں سے
جب تک تُو تہِ دل سے پشیماں نہیں ہوتا

ہیں سامنے جس کے رہِ منزل کے تقاضے
عاجزؔ وہ کبھی بے سروساماں نہیں ہوتا